سوال

(179) رمضان المبارک میں شیطان اور جنوں کا جکڑے جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا رمضان میں سرکش شیطانوں کے ساتھ ساتھ جن بھی قید ہوجاتے ہے۔ ؟کیوں کہ جنوں میں بھی مسلمان اور کافر سب ہوتے ہے۔اور جس طرح شریعت اسلامی ہماری لیے ہے اسی طرح جنوں کے لیے بھی ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب رمضان المبارک آتا ہے توجنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں اورشیطانوں کوجکڑدیا جاتا ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (1899) صحیح مسلم حدیث نمبر(1079)۔

شیطانوں کے جکڑے جانے کے معنی میں علماء کرام نے کئی ایک معنی کیے ہیں :

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے الحلیمی سے نقل کیا ہے کہ :

یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ جس طرح وہ عام دنوں میں مسلمانوں کوگمراہ کرسکتے ہیں رمضان میں نہیں کرسکتے کیونکہ وہ روزہ میں مشغول ہوتے ہیں جوشھوات کو ختم کردیتا ہے اورقرآن مجید کی تلاوت اورذکرواذکار میں مشغول رہنے کی بنا پرگمراہ ہونے سے بچ جاتے ہیں ۔

اورالحلیمی کے علاوہ دوسروں کا کہنا ہے کہ : اس سے بعض شیطان مراد ہیں جوکہ زیادہ سرکش قسم کے ہوں انہیں جکڑا جاتا ہے ۔۔۔۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (صفدت) یعنی زنجیروں میں جکڑدیے جاتے ہیں ۔۔۔۔

اورقاضی عیاض رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : یہ احتمال بھی ہے کہ اسے ظاہر اور حقیقت پر محمول کیا جائے ، اوریہ سب کچھ فرشتوں کے رمضان المبارک کے شروع ہونے کی علامت

اوراس کی حرمت کی تعظیم اور شیطانوں کا مؤمنوں کواذیت دینے سے منع کرنا ہے ۔

یہ بھی احتمال ہے کہ اس میں اجروثواب کی کثرت کا اشارہ ہواور شیطانوں کا لوگوں کو گمراہ کرنا کم ہونے کی بنا پروہ جکڑے ہوؤں کی طرح بن جائیں ۔

اس دوسرے احتمال کی تائید مندرجہ ذیل مسلم کی روایت سے بھی ہوتی ہے :

یونس بن شھاب بیان کرتے ہیں کہ : رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ، یہ بھی احتمال ہے کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کہ شیطان لوگوں کو گمراہ کرنے اوران کےلیے شھوات کومزین کرنے سے عاجزہونے کی بنا پرانہیں جکڑے ہوئے کہا گیا ہے ۔

زین بن المنیرکہتے ہیں کہ پہلا معنی زیادہ اولی ہے اورالفاظ کوظاہری معنی میں نہ لینے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی اورنہ ہی ضرورت ہے ۔

دیکھیں فتح الباری (114/4) ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا معنی پوچھا گیا :

(اورشیطانوں کوجکڑدیا جاتا ہے) ۔

اس فرمان کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ماہ رمضان میں دن کے وقت بھی بہت سے لوگ جنوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں ، تولوگوں کے اس دوروں کے باوجود شیطان کا جکڑا جانا کس طرح ہوگا ؟

توشیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

بعض روایات میں ہیں کہ : (اس میں سرکش قسم کے شیطان جکڑے دیے جاتے ہیں) (یا انہیں بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں) امام نسائی رحمہ اللہ تعالی نے اسے روایت کیا ہے ۔

اس طرح کی احادیث امور غیبیہ میں شامل ہوتی ہیں جن کے بارہ میں ہمارا موقف یہ ہے کہ انہیں تسلیم کرنا چاہیے اوران کی تصدیق کرنا ضروری ہے ، اورہمیں اس میں کچھ بھی کلام نہیں کرنی چاہیے ، کیونکہ اسی میں انسان کے دین اوراس کے انجام کی بہتری ہے ۔

اسی لیے جب عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی سے اپنے والد احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی کو کہا کہ :

ماہ رمضان میں بھی انسان کو جن چمٹ جاتے ہیں اوروہ ان کے چنگل میں پھنس جاتا ہے ، توامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالی نے جواب میں کہا : حدیث یہی کہتی ہے اوراسی طرح حدیث میں وارد ہے ، ہم اس میں کوئی کلام نہیں کرسکتے ۔

پھر ظاہر تویہی ہے کہ انہیں لوگوں کو گمراہ کرنے سے جکڑا جاتا ہے ، اس کی دلیل یہ ہے کہ رمضان میں خیروبھلائی کی کثرت ہوتی ہے اوراکثر لوگ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں ۔ انتھی

دیکھیں : مجموع الفتاوی (20) ۔

تواس بنا پر ہم یہ کہیں گے کہ شیطانوں کا جکڑا جانا حقیقی ہے جسے اللہ تعالی ہی جانتا ہے ، اوراس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شروبرائی کا وقوع ہی نہ ہویا پھر لوگ معاصی وگناہ نہ کریں ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے

حدیث

جلد2 کتاب الصلوۃ